سلسلۂ اشاعت: ۷۹

موجودہ زمانہ میں سیرت کا پیغام

خطاب از

حضرت مولانا مفتی ابوبکر جابر قاسمی دامت برکاتہم

(ناظم کہف الایمان ٹرسٹ، صفدر نگر، بورابنڈہ، حیدرآباد)

ضبط و ترتیب

مفتی محمد عرفان زمزم قاسمی

(ناظم مدرسہ اصلاح البنات، وکاس نگر، کاماریڈی)

رابطہ نمبر

9553863625, 7013202916

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب	:	موجودہ زمانہ میں سیرت کا پیغام
خطاب	:	حضرت مولانا مفتی ابوبکر صاحب جابر قاسمی
		(ناظم کہف الایمان ٹرسٹ، حیدرآباد)
کمپوزنگ	:	گرافک سولیوشن (9634990960)
سن طباعت	:	۱۴۴۲ھ مطابق ۲۰۲۱ء
تعداد صفحات	:	۳۵

زیر اہتمام

مسجد عظیم و مدرسہ اصلاح البنات

وکاس نگر، کاماریڈی (تلنگانہ)

فہرس

⊙ ⊙ ⊙

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موجودہ زمانہ میں سیرت کا پیغام

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له و نشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً ونذيراً

حضور ﷺ کا تذکرہ بلاؤں کو ٹال دیتا ہے:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (۱)

''تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آئے ہیں، تمہاری مشقتیں ان پر نہایت گراں گذرتی ہیں، وہ تمہارے بڑے ہی بہی خواہ ہیں، مومنوں کے ساتھ بہت شفیق اور مہربان ہیں۔''

میرے عزیزو اور نوجوانو، دینی بھائیو!

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا تذکرہ، ان کی پیدائش کے واقعات کا

(۱) التوبۃ:۱۲۸

تذکرہ، ان کی جوتیوں کا تذکرہ، ان کے شہر کی گلیوں کا تذکرہ، ان کے غلاموں اور غلاموں کے غلاموں کا تذکرہ، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ برکتوں کے اترنے کا ذریعہ ہے، بلاؤں کے ٹلنے کا ذریعہ ہے، آفتوں کے ہٹنے کا سامان ہے۔

بہت بڑے محدث گزرے ہیں، محمد بن محمد جزریؒ ان کے ملک پر دشمن کا تسلط ہوا، انہوں نے اپنی کتاب کی دعاؤں کو پڑھنا شروع کردیا، مسنون دعاؤں کا ورد، پورے ملک پر سے آفت کو ہٹا رہا ہے۔

ہمارے اکابر حضرت مولانا حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں جس دن میں حضور کی سیرت لکھتا تھا، اس دن تھانہ بھون اپنے گاؤں میں، طاعون کی بیماری کی وجہ سے جنازہ نہیں اٹھا کرتے تھے، جس دن سیرت نہیں لکھتا تو طاعون کی بیماری پھیلتی چلی جاتی، جنازہ اٹھتے چلے جاتے، سیرت کا لکھنا وبائی بیماریوں کو روک رہا ہے، وبائی طاعون کو تھام رہا ہے۔

مشہور واقعہ علامہ بوبیتریؒ کا ہے، ایک روایت ہے کہ سفید داغ جسم پر آ گئے، ایک روایت ہے جسم کا نچلا حصہ فالج پڑ چکا ہے، ناکارہ بن چکا ہے، کچھ کیا نہیں جاتا، سوچنے لگے چلو آقا ﷺ کی تعریف میں نعت تو لکھوں، انہیں کا وہ شعر ہے۔

یارب صل وسم دائما أبداً علی حبیبک خیرالخلق کلھم

وہ فرماتے ہیں میں نے اشعار لکھے آنکھ لگ گئی، حضرت محمد ﷺ کا دیدار ہوا، حضرت آقا ﷺ فرماتے ہیں بوبیتری ان اشعار کو سناؤ جو تم نے لکھے ہیں، علامہ بوبیتری نے وہ اشعار سنائے، آقا نے فرمایا کیا انعام مانگتے ہو، انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ دعا فرمادیجئے، اللہ مجھے اس فالج کی بیماری سے صحت دیدے، آقا نے دعا فرمائی

انہوں نے خواب میں محسوس کیا کہ میرا جسم صحت پا گیا ہے، پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بطور انعام کے اپنی چادر عطا فرمائی، علامہ بویتری کی آنکھ کھلی تو دیکھا وہ چادر رکھی ہے جو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انعام میں دی تھی، جسم بھی فالج سے صحتیاب ہوگیا ہے۔

نور محمدی کی برکت:

تو میرے بزرگو! صرف ربیع الاول کا مہینہ ہی نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے تذکرے کے لئے، ان کی پیدائش اور میلاد کی خوشیاں منانے کے لئے، ہماری شادیاں، ہمارے جنازے، ہماری جوانیاں، ہمارے بڑھاپے، ہمارے مرد، ہماری عورتیں، ہمارے گھروں کی چہار دیواری، ہمارے مکاتب کی آبادی، ہمارا علماء سے تعلق، ہماری زندگیوں کی سادگی یہ بتلا رہی ہے کہ واقعی یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عاشق بھی ہے، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے پاکیزہ پیٹھوں سے پاکیزہ پیٹوں میں منتقل کیا گیا، مجھ سے لیکر حضرت آدمؑ تک کوئی مرد وعورت کا تعلق نکاح کے بغیر نہیں تھا۔

حضرت ابن عباسؓ نے حضرت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں ایک مرتبہ کچھ اشعار پڑھے کہ نوحؑ کی کشتی کیسے ڈوب جاتی، جبکہ نور محمدی ان کے پیٹھ میں تھا، حضرت ابراہیمؑ نمرود کی آگ میں کیسے جل جاتے، جبکہ نور محمدی ان کی پیٹھ اور پشت میں تھا۔

حضرت عبداللہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کی پیشانی میں نور محمدی ایسا چمکتا، ایک یہودن عورت نے دیکھا، تو گناہ کی طرف بلایا، یہ میری طرف منتقل ہوجائے، حضرت عبداللہ آگے نکل گئے، حضرت آمنہ سے نکاح ہوا، تنہائی ہوئی اس کے کچھ دن کے بعد اس عورت نے دیکھا، وہ نور محمدی حضرت عبداللہ کی پیشانی پر نہیں ہے، اس نے کہا لگتا ہے تمہارا نکاح ہوچکا، اور وہ نور محمدی کسی ماں کے پیٹ میں منتقل ہوگیا، حضرت

عبداللہ کی پیشانی میں وہ نور چمکتا تھا۔

حضرت حکیم الامتؒ فرماتے ہیں،عبدالمطلب لیجاتے ،انہیں کعبۃ اللہ کی دیوار سے چمٹاتے ،اے اللہ اس کے وسیلہ سے رکی ہوئی بارشوں کو برسا دیجئے،حضرت آمنہ،خواب میں ان سے کہا جارہا ہے، جب یہ لڑکا پیدا ہوتو اس کے لئے یہ دعا پہلے کرنا۔

میں ایک اللہ کی پناہ میں اس بچہ کو دیتی ہوں، ہر شیطان سے میں ایک اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں،حضرت آمنہ کے پیٹ پر کوئی بوجھ نہیں، دنیا میں آنے کی کوئی تکلیف نہیں،ان کے کمرے سے خوشبو مہک رہی ہے۔

حضور ﷺ کی پرورش وتربیت خود پروردگار عالم نے فرمائی:

حضرت مولانا مناظر حسن گیلانیؒ فرماتے ہیں اللہ نے بتلایا کہ محمد کی تربیت میں کسی دادا،کسی چچا،کسی والد،کسی والدہ،کسی استاذ،کسی نسطورہ،کسی بحیرہ کی خواہش کا دخل نہیں ہے،ان کے استاذ صرف اور صرف اللہ جل جلالہ وعم نوالہ ہیں۔

علمني ربي فاحسن علمي وادبني ربي فاحسن ادبي:

میرے اللہ نے مجھے علم سکھلایا اور اچھا علم سکھلایا،میرے اللہ نے میری تربیت فرمائی اور بہترین تربیت فرمائی۔

سعد ارشاد فرماتے ہیں،حضرت عیسی پیدا ہوئے،انہوں نے ماں کی گود میں پڑھا،اني عبدالله , میں اللہ کا بندہ ہوں،انہوں نے بندہ ہونے کا اظہار اپنی زبان سے کیا،ہمارے آقا ﷺ دنیا میں آئے تو کیفیت وہ تھی جو سجدہ کی کیفیت ہوا کرتی ہے،دونوں ہاتھ زمین پر،حضرت آدم بغیر ماں،بغیر باپ کے،حضرت عیسی کو اللہ تعالیٰ نے بغیر والد کے پیدا کیا،اگر اللہ چاہتے تو حضرت محمد ﷺ کو ان فطرت کے عام طریقوں سے ہٹا کر ان کی پیدائش کا

انتظام کرسکتے تھے؛ لیکن حضرت نبی پاک ﷺ کا دنیا میں آنا عام ضابطہ کے مطابق بیوی شوہر کا تعلق، ماں کے ذریعہ سے دنیا میں پیدائش، اللہ تعالی نے یہ کہا کہ کہیں حضرت آدم کی طرح انہیں کوئی خدا نہ بنالے، حضرت عیسیٰ کی طرح حضرت محمد ﷺ کو کوئی فرعونی خدا نہ بنالے، اللہ تبارک وتعالی نے حضرت نبی پاک ﷺ کو دو ذبیحوں کا بیٹا بنایا۔

میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں، حضرت اسماعیل میرے دادا ہیں، اور عبداللہ کے بارے میں ان کے والد عبدالمطلب نے قسم کھا رکھی تھی دسواں بچہ ہوگا میں کعبۃ اللہ کے نام پر ذبح کردوں گا، اب عبداللہ سے محبت، عبداللہ کا نام ایک طرف تیر پر لکھا ہوا، سو ۱۰۰/اونٹ کی تعداد ایک تیر پر، بیس ۲۰/اونٹ کے ساتھ عبداللہ کا نام، سو اونٹ کے ساتھ تب سو اونٹ والا تیر اٹھا، تو عبدالمطلب نے اپنے بیٹے عبداللہ کے بدلہ میں سو اونٹوں کو ذبح کیا، کعبۃ اللہ کے پاس جو منت مانگ کر رکھی تھی۔

آقا ﷺ پر ربانی پہرہ داری کا انتظام:

تو میرے عزیزو! آقا ﷺ کے دل پر وہ پہرا، ان کے ستر پر وہ پہرا، ان کے کانوں پر وہ پہرا کہ کپڑا نیچے سے ہٹ جاتا تو فرشتے اسے درست کردیا کرتے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ کے بچوں نے کہا چلو محمد مکہ مکرمہ میں گانے بجانے کی محفل دیکھ آئیں، حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میں وہاں پہنچا گانے بجانے کی آواز کانوں میں پڑی بھی نہیں، اس سے پہلے اللہ نے نیند کو غالب کردیا، جب آنکھیں کھلی جب تک سورج چڑھ چکا تھا، تپش نے مجھے نیند سے جگادیا، اللہ تعالی نے ان کے ستر پر وہ پہرا، ان کی حیاء کو وہ انتظام کیا کہ کعبۃ اللہ کی تعمیر ہورہی ہے، بچے اپنی لنگیاں کاندھوں پر باندھے ہوئے کعبۃ اللہ میں پتھر اٹھا کر لیجارہے ہیں، چلو محمد تم بھی ہمارے ساتھ پتھر اٹھاؤ، آقا ﷺ

نے لنگی نکالنے کا ارادہ کیا، وہ لوگ تو بے لباس کعبۃ اللہ کا طواف کر لیتے، اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے بے ہوشی تاری کر دی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ستر کو اللہ تعالیٰ نے کھلنے نہ دیا، وہ انصاف، وہ عمل آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے دیا۔

ابوطالب جب تک حضرت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کا حصہ نہ دیتے، تو آقا دوسرے چچا زاد بھائیوں کے حصہ میں ہاتھ نہ ڈالتے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ کے ایک سینہ سے ایک طرف تو آپ دودھ پیا کرتے، دوسری طرف سے نہیں، میں اپنے رضائی بھائیوں کے حصہ میں خیانت کرنا نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ نے وہ انصاف پسند، وہ صلح کرنے کا طریقہ، صلاح کرانے کا سلیقہ سکھلایا۔

حجر اسود کو کعبۃ اللہ کی تعمیر کے وقت نکالا گیا، اب دوبارہ اس کو اپنی جگہ پر رکھنا ہے، فٹ کرنا ہے، ہر قبیلہ یہ کہتا ہے سعادت مجھے مل جائے، حضرت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چادر بچھوائی، آپ نے حجر اسود کو رکھا، ہر قبیلہ سے کہا کہ وہ ایک ایک چادر کے کنارے کو پکڑے، حجر اسود کو وہاں تک پہنچائے، انہوں نے ہاتھ سے اٹھا کر کعبۃ اللہ کی اس جگہ پر اسے فٹ کر دیا، جہاں پر آج حجر اسود لگا ہوا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات و معجزات:

میرے عزیزو! اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقامات، ان کے کمالات، ان کے معجزات، ان کا ظاہر، ان کا باطن، ان کی عقل، ان کے علم کی گہرائی، ان کا صبر، ان کا شکر، ان کا تواضع، ان کا ظاہری حسن، ان کا روحانی حسن، کون ہے جو ان کی تفصیلات کو بیان کر سکتا ہے، لیکن اتنا ہے کہ جتنے معجزے اللہ تعالیٰ نے سارے نبیوں کو دئے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دئے، علماء نے تین سو ۳۰۰ر، علماء نے چھ سو ۶۰۰ر کی تعداد معجزات کی لکھی ہے، ان کے معجزے اللہ نے

آسمانوں میں رکھے،ان کے معجزے اللہ تعالی نے زمینوں میں رکھے،خلیات میں رکھے،جزیات میں رکھے،مرکبات میں رکھے،آسمانوں میں ان کا معجزہ،دروازہ کھل جاتے ہیں،ستاروں میں ان کا معجزہ،تو کوئی شیطان آسمان سے چوری کرکے جادوگروں تک نہیں پہنچا سکتا ہے،ستارے ماردئے جاتے ہیں،ان کا معجزہ چاند میں ہندوستان کے راجہ بھوج نے دیکھا کہ چاند کے دوٹکڑے ہوئے،مکہ والوں نے دیکھا کہ پہاڑ کے دوطرف وہ چاند کے ٹکڑے چلے گئے۔

سورج میں حضور ﷺ کا معجزہ:

اللہ تعالی نے ان کا معجزہ سورج میں رکھا،اے اللہ یہ علی آپ کے نبی کے خدمت میں تھا،اس کی عصر قضاء ہوگئی،آپ ڈوبے ہوئے سورج کو نکالئے،اللہ تعالی نے ڈوبے ہوئے سورج کو نکالا،حضرت علی نے اپنی نماز ادا فرمائی۔

معراج میں حضور نے کہا کہ دیکھو وہ قافلہ آگے آرہا ہے،کہ جس کے اونٹ کا رنگ یہ ہے،جس کے جسم پر اس رنگ کی تھیلیاں اور چادر گری ہوئی ہیں،اللہ تعالی نے سورج کو تھاما،پہلے وہ قافلہ مکہ میں داخل ہوا،پھر اللہ تعالی نے سورج کو ڈوبنے کی اجازت دی ہے،ان کا معجزہ اللہ تعالی نے فضاؤں میں رکھا،بارشوں میں رکھا۔

بارش میں حضور ﷺ کا معجزہ:

دیہاتی آتا ہے یہ کہتا ہے کہ یا رسول اللہ میرا گاؤں،میری کھیتیاں سوکھ گئیں،جانوروں کے تھن خالی ہوگئے،آپ دعا کردیجئے،آقا ﷺ نے ممبر پر دعا شروع کی،وہ صحابی کہتے ہیں کہ ابھی آپ نے ہاتھ چھوڑا بھی نہیں،بارش اتنی برسی کہ ڈاڑھی مبارک سے پانی کے قطرے گر رہے تھے،وہ دوسرے دن آیا رسول اللہ دنیا بہہ گئی،ندیاں بھر

گئیں، آپ دعا کر دیجے کہ بارش تھم جائے، ان کا معجزہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں رکھا، بدر میں اتر آئے، حنین میں اتر آئے، نہ جانے کتنے صحابہ کے جنازہ کو کندھا دیا، نہلایا۔

شیاطین میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ:

ان کا معجزہ شیاطین کے اندر اللہ نے رکھا ہے، حضرت ابودجانہ اپنے گھر کی شیطانی طاقتوں سے بڑے پریشان ہیں، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آ کر کہا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لیٹر لکھا، جاؤ شیاطین کے نام یہ لیٹر ہے، اپنے گھر میں وہ داخل ہوئے تو وہ شیطانی طاقتیں روتے ہوئے نکل گئیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے چوری کرنے والا شیطان کہتا ہے اے ابوہریرہ مجھے حضور کے پاس نہ لیجا، مجھ سے آیۃ الکرسی کی عظمت کو سن لے، اگر آیۃ الکرسی پڑھ کر تم نے اس کا اہتمام کرلیا، تو میں تمہارے خزانہ، تمہارے بیت المال، تمہارے گھر کے غلہ کو چوری نہیں کرسکتا۔

اللہ کے نبی دسترخوان پر بیٹھے ہیں، ایک دیہاتی بغیر بسم اللہ پڑھے ہاتھ بڑھا رہا ہے، آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ پکڑ لیا، یہ فرمایا اگر اجازت ہوتی، تو میں بتلاتا تو اس دیہاتی کا ہاتھ اور شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے، وہ یہ چاہتا تھا کہ اللہ کا نام نہ لیا جائے، یہ سارا کھانا شیطان کے پیٹ میں چلا جائے۔

پانی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ:

اللہ تعالیٰ نے ان کا معجزہ پانی کے اندر رکھا، کتنی مرتبہ سفر میں یہ واقعہ پیش آیا کہ پانی کی قلت ہو رہی ہے آقا نے برتن منگوائے، اس کے اندر اپنی انگلیاں ڈالیں، پانی کے چشمے انگلیوں سے ابلنے لگ گئے، علماء نے لکھا یہ کوثر سے افضل، یہ زمزم سے افضل، وہ پانی جو آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ک انگلیوں سے ابل آیا، یمن میں اور مکہ مکرمہ میں، کتنے وہ کنویں ہیں جہاں پر آپ

نے اپنا پانی، لعاب دہن، آپ کی کُلّی کوڈالا گیا، پانی کو اللہ نے میٹھا کر دیا۔

آگ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ:

ان کا معجزہ اللہ تعالیٰ نے آگ میں رکھا، حضرت جابرؓ خندق کے موقع پر آ کر کہتے ہیں یا رسول اللہ میرے گھر پر دعوت، آپ کھانے کے لئے چلیں، حضور نے اپنے پندرہ سو ۱۵۰۰/ دوہزار ,۲۰۰۰/ تین ہزار/۳۰۰۰/ تینوں روایتیں ہیں، وہ صحابہ کی تعداد کو لیکر گئے، حضرت جابرؓ سے فرمایا کہ ہانڈی کو چولہے پر سے نہ اتارنا، آٹے پر سے کپڑا نہ ہٹانا، حضرت جابرؓ کی چولہے کی آگ، شوروے کو سکھا نہیں رہی ہے، شوروے کو بڑھا رہی ہے، یہ آگ میں ان کا معجزہ، درندوں میں ان کا معجزہ، جانوروں میں ان کا معجزہ۔

اونٹ آ کر کہہ رہا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا مالک میری طاقت سے زیادہ بوجھ لادتا ہے، یا رسول اللہ میرے استعمال کے بعد میری ضرورت کی غذا کا انتظام نہیں کیا کرتا ہے۔

درختوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ:

آپ اللہ کے نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، وہ کامیاب ہوگیا جس نے آپ کے سچے ہونے کا اعتراف کیا، وہ ناکام و برباد ہوگیا جس نے آپ کو جھٹلایا، آپ کی نافرمانی کی، وہاں پر درخت گواہی دے رہا ہے۔

جاؤ مکہ مکرمہ میں دیکھو مسجد شجرہ درخت والی مسجد ہی وہ مسجد ہے جہاں پر وہ درخت تھا جس نے آگے چل کر کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی دی۔

أشهد أن لا إله إلاالله وانك رسول الله

مسجدی نبوی میں دیکھو آج بھی استوانہ حنانہ، ایک پلر بنا ہوا ہے، اس کے اوپر لکھا ہے رونے والا حنانہ، رونے والا پلر، یہ اس جگہ پر ہے جہاں پر ایک کھجور کا تنہ تھا، حضور اس کا

سہارا لیکر خطبہ دیا کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک انصاریہ عورت نے ایک ممبر بنایا، حضور اس پر کھڑے ہوئے، صحابہ نے اس کھجور کے بلکنے کی آواز کو سنا، جیسے کوئی بچہ اپنی ماں سے جدا ہوجائے تو روتا ہے، حضور نے منبر کو چھوڑا، اس کھجور کے تنے کو اپنے جسم سے چمٹایا، اسے کاٹا گیا، دفن کیا گیا۔

پہاڑوں میں حضور ﷺ کا معجزہ:

حضرت آقا ﷺ کا معجزہ اللہ تبارک وتعالی نے پہاڑوں کے اندر رکھا ہے، زلزلہ آیا، آپ ﷺ نے فرمایا تو کیوں لرز رہا ہے، جبکہ تیرے اوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے، کنکریوں نے دشمنوں کو کلمہ پڑھ کر دکھایا، یہ احد کا پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے، ہم اس احد کے پہاڑ سے محبت کرتے ہیں۔

بیماریوں میں حضور ﷺ کا معجزہ:

اللہ تبارک وتعالی نے ان کا معجزہ بیماریوں کے اندر رکھا، مدینہ پاک کی فضاء صحابہ کو راس نہیں آرہی ہے، آقا ﷺ نے دعا کی، اے اللہ آپ اس بخار کو نکال دیجئے، تب جا کر مدینہ پاک کی فضاء صحابہؓ کے لئے موافق بن گئی۔

پھلوں میں حضور ﷺ کا معجزہ:

ان کا معجزہ اللہ تعالی نے پھلوں کے اندر رکھا، حضرت ابوہریرہؓ کو حضور نے ایک تھیلی کے اندر کھجور دئے، ابوہریرہؓ کھاتے رہنا، کھلاتے رہنا، دیکھنا نہیں، گننا نہیں، نہ جانے ابوہریرہؓ نے کتنے سال اس تھیلی سے کھایا۔

حضرت سلمان فارسیؓ سے ان کے آقا نے کہا کہ تمہیں تین سو ۳۰۰ کھجور کے درخت

لگانے ہیں، تب تمہیں رہا کیا جائے گا، حضرت سلمان فارسیؓ کے کھجور کے درخت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لگائے، وہ درخت اور وہ باغ آج تک پھل دے رہا ہے۔

ان کا معجزہ قرآن ہے، ان سے بڑا با کمال کون ہے، علم کے اندر آپ نے فرمایا کہ مجھے گزشتہ لوگوں کا اور آنے والوں کا علم دیا گیا۔

قاضی عیاضؒ کی کتاب کو پڑھو، **الشفاء بتعریف حقوق المصطفی**، قاضی عیاضؒ کہتے ہیں، وعظ نے ستر آسمانی کتابوں میں پڑھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو عقل دی گئی سارے انسانوں کو جو عقل دی گئی ان دونوں میں وہی فرق ہے جو پہاڑ اور ذرہ کے اندر فرق ہے، ان کا صبر کون لائے گا؟ جو چار بیٹوں کے جنازہ کو اٹھائے، جو حضرت زینت کے جنازہ کو اٹھائے، ان کا صبر کون لائے گا جو زندگی کی جاں نثار، زندگی کی غم غسار، حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کو جنازہ کو اٹھائے، جسے بخار عام لوگوں سے دوگنا آتی ہے، جن کے صحابیوں میں وحشی، جن کے چاہنے والوں میں قرہ بنت ابی وہب، جن کے ماننے والوں میں ابوجہل کا بیٹا ہو، کیا کسی میں وہ تحمل ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلم و بردباری:

حباب ابن اسود بیٹی کا قاتل آیا، انہوں نے معاف کر دیا، ان سے بڑا خرچ کرنے والا کوئی نہیں کہ جو قرض لیکر خرچ کرتا ہو، اپنے گھر کے فاقہ کو برداشت کر لیتا ہو، نرمی، علم، حلم۔

زید بن شعنہ نے بغیر مانگے قرض دیا، وقت سے پہلے مانگنے لگ گیا، بدتمیزی کرنے لگ گیا، محمد تو اور تیری نسل، تیرا خادان پیسے لیکر ڈبونے والا ہے، حضرت عمرؓ نے گریبان پکڑ لیا، کہ بدتمیزی کرتا ہے، حضرت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا او عمر! قرض دینے والے کو بولنے کا حق ہوتا ہے، اس کے دو بول سن لینا چاہئے، لیکن اس سے کہو سلیقہ سے مانگے، مجھ سے کہو صحیح انداز

میں ادا کرے، ساری دنیا میں جسٹس کے لئے، انصاف کے لئے کیا کیا جھوٹی آوازیں ہیں، کیا کیا لبھایا جا رہا ہے، انصاف تمہیں یہاں ملے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عدل و انصاف:

حضرت فاطمہؓ آپ کی بیٹی ہیں، قبیلہ قیس کے سردار کی بیٹی کا نام بھی فاطمہ ہے، اس نے چوری کرلی، مدینہ کے لوگ ڈرنے لگے، اب اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، صحابہ سے سفارش کرائی آقا سے کہو اس قبیلہ کے سردار کی بیٹی کا ہاتھ نہ کاٹے، وہاں جج نہیں بدلے گئے، وکیل نہیں بدلے گئے، وہاں رشوت کا تصور نہیں، وہاں نابرابری کا کوئی خیال نہیں، وہاں مساوات ہے، یکساں کے لئے یکساں برابر کے حقوق ہیں، آپ نے ممبر پر فرمایا، لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت یدھا, اگر میری بیٹ فاطمہ بھی ہوتی، اگر محمد کی بیٹی فاطمہ چوری کرتی ہے اس کے بھی ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

حضرت عمرؓ نے عمرو بن عاصؓ کے بیٹے کو مارا کہ لوگوں پر زیادتی کب سے کرنے لگ گئے، تمہارے والد کو اللہ نے گورنر بنایا، تم لوگوں پر زیادتی کر رہے ہو، حضرت عمرؓ نے حرمزان سے وعدہ کی خلافی نہیں کی، آقا نے اسود رائی سے کہا کہ یہودیوں کی بکریاں، آپ کے دشمنوں کی بکریاں، لوٹ مار کی اجازت نہیں ہے، چوری کی اجازت نہیں ہے، میرے عزیزو ان کی سیرت میں ملے گا کہ ضرورت پڑنے پر جنگ کیسے لڑی جاتی ہے، وہ لوگ کہ جنہوں نے پہلے جنگ عظیم کو لڑا، جنہوں نے دوسری جنگ عظیم کو لڑا، جنہوں نے عراق کو تباہ کیا، افغانستا کو برباد کیا، شام میں خون کی نہریں بہادیں، وہ کیا امن پھیلائیں گے، آؤ غیر خونی انقلاب، افرادی نقصان کم سے کم، وہاں پر آدھی دنیا پر ظلم ختم کر دیا گیا، آدھی دنیا سے بدامنی کو ختم کر دیا گیا۔

حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں،میدان جنگ میں جو مقابلہ پر نہ آئے،اس کے بوڑھے پر،اس کی عورت پر،اس کے بچہ پر ہاتھ نہ اٹھانا،اس کے کان،اس کے ناک نہ کاٹے جائیں،بستیوں کو نہ جلایا جائے،دشمن کو اسلام کی دعوت دی جائے،اس کو پر امن اسلامی قانون کے تحت رہنے کی اجازت دی جائے،میدان جنگ کے یہ اخلاق ہیں،وہاں پر اندھا دھن خون خرابا نہیں کیا جاتا،وہاں پر اپنا قبضہ بڑھانے کے لئے،زبان کی بنیاد پر انسانوں کا خون نہیں بہایا جاتا۔

حضور ﷺ نے سب کے حقوق بتلائے:

دیکھو قاضی سلیمان،سلمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب،رحمۃ للعالمین،حضور کے زمانہ میں جتنی ساری جنگیں لڑی گئیں،مرنے والے کافر،شہید ہونے والے مسلمان،نوسو ۹۰۰ر سے زیادہ نہیں ہیں،کیسی حکمت عملی،کیسا پر امن انداز،ان کے صحابہ کسی ملک کو چھوڑ کر جائیں،تو ملک والے کہتے ہیں آپ ہمارے ملک کو نہ چھوڑیں،انہوں نے جانوروں کے حقوق سکھلائے،انہوں نے غیر مسلموں کے حقوق سکھلائے،انہوں نے اپنے ہم وطنوں کے حقوق سکھلائے،اگر میرا پڑوسی غیر مسلم میری عیادت کرتا ہے،اگر جنازہ اٹھے تو پرسہ دیتا ہے،حضرت علی کے والد ابوطالب کا انتقال ہوا،حضرت علی نے کافر کے باپ کے جنازہ میں شرکت کی،غیروں کے طریقہ پر تجہیز وتکفین نہیں،غم کا اظہار،غیر مسلم کے ساتھ میں وعدہ خلافی نہیں،ایک بالشت،ایک انچ زمین پر قبضہ نہیں،اس کی بیٹی کی طرف بھی میلی آنکھیں نہ اٹھائی جائیں،آپ یہودی کے جنازہ پر کھڑے ہو گئے،کیا یہ انسان نہیں ہے۔

ابوسفیان کافر ہیں،ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے،انہوں نے خط لکھا محمد یہاں مکہ مکرمہ میں قہر آ گیا،بارشیں رک گئیں،ریلیف فنڈ بھیجو،امداد بھیجو،حضرت آقا ﷺ نے بغیر کسی

مذہب کے امتیاز کے پانچ سو ۵۰۰ر دینار اپنی شدید ضرورت کے باوجود، پانچ سو ۵۰۰ر سونے کے سکے ابوسفیان کے پاس بھیجے، یہاں کوئی شودر نہیں ہے، یہاں کوئی برہمن نہیں ہے، یہاں کوئی عیسائی نہیں ہے، یہاں پر کوئی کاست اور پلاست نہیں ہے، یہاں پر کوئی بھید بھاؤ نہیں ہے۔

فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے:

سلمان فارسی فارس سے آ گئے، رومی آ گئے، آپ نے فرمایا۔

لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى. (۱)

''کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر، کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے مگر تقویٰ کی بنیاد پر۔''

خاندانی طور پر صرف نہیں ملے گا، رنگت کی بنیاد پر صرف نہیں ملے گا، صرف پیسے کی بنیاد پر نہیں ملے گا، جو تقوے کو اپنا لے اسے اللہ کے یہاں عزتیں ملتی ہیں۔

مکہ مکرمہ ایک پردیسی کا مال لوٹا گیا، اس نے آواز لگائی، کوئی اس مظلوم کی سننے والا نہیں، سعد بن جداد کے گھر میں سارے قبیلہ قریش کے لوگ جمع ہوئے، سردار جمع ہوئے، ظلم کے خلاف آواز اٹھائی گئی، حضور ﷺ نے بھی فرمایا حلف الفضول میں، کسی پر بھی ظلم کیا جائے محمد ﷺ اس ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کے لئے تیار ہے، چاہے وہ غیر مسلم ہو، مدینہ پاک میں، میثاق مدینہ میں، آپ نے عیسائیوں کو ساتھ میں لیا، یہودیوں کو ساتھ میں لیا، ہم سے کسی پر زیادتی کی جائے تو پھر ہم سب ایک ساتھ مل کر اس کا مقابلہ

---

(۱) مسند احمد، حدیث نمبر: ۲۳۴۸۹

کریں، یہاں انسانیت ہے، یہاں فرقہ واریت کا خاتمہ ہے، دنیا کے وہ ظالم جن کے ملک میں کتا مر جائے تو بڑی عدالتوں میں مقدمے لڑے جاتے ہیں،لیکن کسی اور پورے ملک کو جلا دے، ان کی آہیں کوئی سننے والا نہیں، یہ کونسے انسانی حقوق ہیں، یہ کونسے جانوروں کے حقوق ہیں کہ جہاں کتے کا ایکسیڈینٹ ہوتو مقدمہ لڑا جاتا ہے،لیکن انسانوں کو ذبح کر دیا جائے تو ان کی فریاد کوئی سننے والا نہیں، یہ احمقانہ تفصیل نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے میں نہیں ملے گی۔

جانوروں کے حقوق:

آپ نے جانوروں کے حقوق بتلائے، جانوروں کے حقوق، ان کی طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہیں لادنا، انہیں کرسی نہ بنانا، ہل جوتنے والے جانور کو سواری کے لئے استعمال نہ کرنا، چھری کو اس کے سامنے نہ تیز کیا جائے، ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کیا جائے، آپ نے جانوروں کے حقوق بتلائے، اسے گالی نہ دینا، اسے داغ نہ لگانا، اس کے چہرے پر نہ مارنا، اس کے بڑھاپے میں کاٹ دیا جائے، اسے سفر میں نہ تھکانا، چرنے کے لئے چھوڑ دینا، رب کعبہ کی قسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو حقوق جانوروں کے بتلائے وہ حقوق ہم اپنے ماں باپ کے ساتھ بھی نہیں اپناتے۔

دور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور برائیوں کا خاتمہ:

میرے عزیزو! ساری دنیا فائنانس میں جل رہی ہے، بینک لٹ گئے، سیکولرازم تباہ ہوگیا، سودی قرضے غریب کو غریب کرتے جارہے ہیں، مالدار کو مالدار کوتے جارہے ہیں، سودی قرضے اور بینک کا نظام، مہینہ کی ایک تاریخ ننگی تلوار کی طرح ننگے سروں پر لٹک رہی ہے، کتنی گاڑیاں، کتنے مکان سیل ہوگئے، کتنوں کو ذاتی مکان کی لالچ دی گئی قرضوں

کے نتیجہ میں،سودی قرضوں کے نتیجہ میں بینکوں کا غلام بنا دیا گیا،فقیری ختم نہیں ہوگی،مہنگائی ختم نہیں ہوگی،اس سودی نظام کے ذریعہ سے،اس بینکنگ کے نظام کے ذریعہ سے،وہاں حضرت محمد ﷺ کا طریقہ،صحابہ مکہ مکرمہ میں رہ کر یہودیوں کے غلام،اپنے کھیت یہودیوں کے پاس رہن،یہودیوں سے قرض کیوں لیا،شاعری کی محفلیں،اس کے اوپر پیسے اڑانا،حلال ضرورت کے لئے قرض لے لیا جاتا،خواہشات کے لئے سودی قرض لیا جاتا،اسٹیٹس کے لئے بینک کا لون لیا جاتا ہے،مرنے والا اپنے لقمہ کے لئے نہیں لیتا،وہ اپنے چٹخارے اور خواہش کے لئے لیتا ہے،صحابہ مدینہ پاک میں ذاتی کھیتوں،ذاتی باغوں میں رہ کر پردیسی یہودیوں کے قرضے میں ڈوبے ہوئے،اللہ کے نبی نے سود کو ختم کیا،زکاۃ کو رواج دیا،رشوت کو ختم کیا،صدقہ کو رواج دیا،جوت کو ختم کیا،آقا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جوا کھیلے وہ ایسا ہے جو خنزیر کے گوشت میں اپنا ہاتھ ڈبو رہا ہو،آج امریکہ تھک گیا،آج حکومتیں انسانوں پر رحم نہیں کر رہی ہیں،کوئی ہے شراب پر روک تھام کرنے والا،عدالتیں بنا رہے ہو،کینسر کی دوا بیچ رہے ہو،بیواؤں کو وظیفہ دے رہے ہو،یتیموں کو پال رہے ہو،لیکن کوئی اس شرابی کو سمجھائے،کوئی اس شراب کو روکے۔

ہر برائی کی جڑ شراب ہے:

ہر برائی کی کنجی شراب ہے،آقا ﷺ نے فرمایا خالہ ماموں اور پھوپھی فرق نہیں جانتا،شرابی مورتی پوجا کرنے والے کی طرح،طلاق دیکر بھی حرام کاری کی زندگی،شراب اپنی اولاد کے لئے غلط نمونہ،شراب بے روزگاری کی زندگیاں،چالیس دن تک دعا سر سے اوپر تک نہیں،مثانہ میں ایک قطرہ بھی شراب کا ہے حدیث کہتی ہے جنت میں داخل نہیں ہوگا،اتنی ساری گندگیاں،قربان جاؤں ہمارے آقا ﷺ کے انقلاب پر

کہ قرآن کی آیتیں اتریں،شراب کے ایک برتن کی نفرت شراب کا خریدنے والا، بیچنے والا، لانے والا، دسترخوان پر گھمانے والا ان سب کے اوپر اللہ کی لعنت برس رہی ہے،صحابہ نے گلیاں بھر دیں،مٹکوں کو پھوڑا اور اپنے پیٹ سے اگل دیا،صحابہؓ نے اپنی کمائیوں کو صدقہ کر دیا،اب اللہ کے حکم کے بعد ہم شراب کے گناہ کی طرف جا نہیں سکتے۔

عمل کی ضرورت ہے:

میرے عزیزو! یہ سیرت ہے،صرف بینروں کا لگانا،صرف جھنڈوں کا لگانا،صرف ایک دن سیرت کا تذکرہ کر لینا یہ آقا ﷺ کی سیرت کا حق ادا کرنا نہیں ہے،اصل میں انقلاب لاؤ،اصل یہ تبدیل اپنے معاشرے میں لاؤ،تمہیں کب وکیلوں کی ضرورت پڑ گئی،تم کب سے ججوں اور عدالتوں کی سیڑھیاں چڑھنے لگ گئے،تمہیں کب اعتماد آ گیا ان وکیلوں پر جو تمہارے گھر جلا کر اپنی روٹیاں سیک رہے ہیں،معاشرت،سماجی زندگی،شوشل لائف وہاں ملے گی۔

بیٹیوں کی تربیت ایسے کریں:

حضرت فاطمہؓ نے کہا ابا جان! میرے میں اور علی میں یوں ہو گیا،آپ اپنی بیٹی کا اعتماد داماد پر بڑھا رہے ہیں، بیٹا میں نے تو قریش کے افضل ترین جوان سے تمہارے نکاح کیا ہے۔

حضرت عمرو بن عاصؓ نے اپنی بہو سے پوچھا بیٹا تم نے اپنے شوہر کو کیسے پایا،ان کی بہو نے کہا ابا جان بڑے نمازی ہیں،حمام کا راستہ آج تک نہیں دیکھا،حضرت عمرو بن عاصؓ سمجھ گئے،اپنے بیٹے کے فیور کے لئے نہیں،اپنی ناک کے لئے نہیں،اپنی عزت کے لئے نہیں،اپنے بیٹے کی اصلاح کے لئے،اللہ کے نبی کے پاس گئے،اے اللہ کے نبی میرے

بیٹے عبداللہ کو سمجھائے، اپنی بیوی کو وقت دے، روزے میں نماز میں اعتدال برتے۔

ہم نے کیا سکھا دیا، بیٹیوں کو جری بنا دیا، طلاق میں جلد بازی، جو بغیر کسی شرعی عذر کے طلاق مانگے اللہ اس کے اوپر جنت کی خوشبو حرام کر دیتے ہیں، اسلام ہمارے ہندو بھائیوں کی طرح عورتوں کو بندھا ہوا بھی رکھنا نہیں چاہتا، نہ ہی وہ بیوی بناتا ہے، نہ ہی اسے نکاح سے نکالتا ہے، اسلام یورپ اور عیسائیوں کی طرح عورتوں کے لے طلاق کو اتنا مہنگا کرنا نہیں چاہتا کہ بیوی کا قتل کرنا آسان ہو طلاق دینا مشکل ہو، ساری زندگی کی آدھی کمائی دیدوں، اس سے آسان ہے اتنا فرمان تو میں قتل کردوں، اسلام میں بیویوں کا قتل بھی نہیں، بیویوں کو بےسہارا چھوڑ دینا یہ بھی نہیں، بلکہ اسلام نے اسے ایمرجنسی ایگزٹ بنایا، تقوے کی زندگی بھی گزاری، برابری کو بھی دیکھا، رسم و رواج کے مطابق شادیاں بھی نہیں، حرام مال بھی نہیں لیا، پھر ساری تربیت کی کوششیں ہوئیں۔

زوجین کے درمیان لڑائی جھگڑا اور قرآنی تربیت:

اس کے باوجود بھی اگر نبھاؤ نہیں ہو پا رہا ہے تب اسے طلاق کا سولیوشن دیا گیا، کانسلنگ ہوجائے، اللہ والوں کے پاس بیٹھک ہوجائے۔

﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا﴾(۱)

''اور اگر تم ڈرو کہ وہ دونوں آپس میں ضد رکھتے ہیں تو کھڑا کرو ایک منصف مرد والوں میں سے اور ایک منصف عورت والوں میں سے ا، گر یہ دونوں چاہیں گے کہ صلح کرادیں تو اللہ موافقت کردے گا ان دونوں میں بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔''

(۱) النساء:۳۵

یہ طلاق کا پورا نظام ہے، میں نے غصہ میں کہہ دیا، ان جانے میں کہہ دیا، جلد بازی میں کہہ دیا، دھمکانے کے لئے کہہ دیا، مذاق میں کہہ دیا، دباؤ میں کہہ دیا، نادان یہ بیوی کو اجنبی بنادے گا، طلاق میں جلد بازی کرنے والے، نکاح میں بلاوجہ کے جلد بازی کرنے والے، دونوں پر اللہ کی لعنت برستی ہے۔

قرآن میں حضور ﷺ کے اعضاء کا تذکرہ

یہ قرآن ہے جو آقا ﷺ کے لائے ہوئے طرز زندگی کو بتلاتا ہے، ان کے قانون کو بتلاتا ہے، ہمیں ان کے قانون کے بعد کسی اور کی ضرورت نہیں ہے، قرآن ان کی آنکھوں کا تذکرہ کرتا ہے، ﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ﴾ (۱)

قرآن ان کے سینہ کا تذکرہ کرتا ہے، ﴿أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ﴾ (۲)

قرآن ان کی پیٹھ کا تذکرہ کرتا ہے، ﴿ووَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ﴾ (۳)

قرآن ان کے ہاتھوں کا تذکرہ کرتا ہے، ﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ﴾ (۴)

قرآن ان کے شہر کی قسم کھاتا ہے، ﴿وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ﴾ (۵)

قرآن یہ کہتا ہے ان کی عمر کی قسم کھاتے ہوئے، ﴿ لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ

---

(۱) طہ:۱۳۱

(۲) الشرح:۱

(۳) الشرح:۲

(۴) الاسراء:۲۹

(۵) التین:۳

یَعْمَهُونَ﴾ (۱)

قرآن میں اللہ کہتا ہے،﴿فَلَا وَرَبِّكَ﴾ (۲) اے نبی آپ کے رب کی قسم!

قرآن نے کتنا لحاظ کیا، ارشاد باری ہے:﴿عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ﴾ (۳)

اے اللہ کے نبی، اے ہمارے نبی اللہ نے آپ کو معاف کر دیا، ہم نے آپ کو معاف کر دیا، لیکن آپ نے منافقوں کو کیوں اجازت دیدی، جن کے یہ کمالات ہو ہم غیروں کے طریقے پر جائیں۔

سنتوں کو اپناؤ:

حکیم اختر صاحبؒ فرماتے ہیں اگر ڈاڑھی حسن کا ذریعہ نہ ہوتی تو اللہ نے اپنے حبیب کے چہرے پر نہ سجایا ہوتا، یہ ڈاڑھی تو حسن کا ذریعہ ہے، تبھی تو اللہ نے اپنے محبوب کے چہرے پر سجایا۔

میرے عزیزو! سنتوں پر آؤ، سنتیں پناہ ہیں شیطانوں سے، سنتیں پناہ ہیں حسد سے۔

نظر کی دعا، بیت الخلاء میں جانے، نکلنے کی دعا، شیطان اس کے جسم سے کھیلے گا نہیں، گھر میں جانے، نکلنے کی دعا کا اہتمام ہو، شیطان اس کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتا، اپنے آپ کو عاملوں کے دروازہ پر نہیں، جادوگروں کے دروازہ پر نہیں، سنت والی دعاؤں پر لاؤ، انہوں نے کیسے میراث کا نظام دیا، کیسے وصیت کا نظام دیا، یار رکھو! پرسنل لاء کو کسی PM سے خطرہ نہیں ہے، کسی CM سے خطرہ نہیں ہے، میری بدعملی سے خطرہ

---

(۱) الحجر:۷۲

(۲) النساء:۶۵

(۳) التوبۃ:۴۳

ہے، میرے شریعت پر عمل نہ کرنے سے خطرہ ہے، میری اپنی بہن کو میراث نہ دینے سے خطرہ ہے۔

میرا قانون کسی حجاج بن یوسف کی وجہ سے نہیں دب رہا ہے، میرے اللہ کا قانون، میرے نبی کا قانون میری بدعملی کی وجہ سے مٹ رہا ہے، میں اٹھوں یہاں سے اپنی بہن کو میراث کا حصہ دیدوں، میں یہاں سے اٹھوا اپنی مہر کا حق ادا کردوں، میں یہاں سے اٹھوں اپنے سسرال کے رشتوں کو جوڑوں، میں یہاں سے اٹھوں اپنے کیس واپس لیلوں، میں یہاں سے اٹھوں اپنے بھائیوں سے رشتہ جوڑلوں، میں یہاں سے اٹھوں اور اپنی اذان کی آواز پر مسجد کی طرف متوجہ ہوجاؤں، میں یہاں سے اٹھوں اور اپنے مسجدوں میں مکتب اور دیہاتو کی مسجدوں کی آبادی کا غم لیلوں، تو پھر کون تھا جو بابری مسجد کو شہید کردیتا، پھر کون تھا جو ہمارے نسلوں کو وندے ماترم پڑھا دیتا، پھر کون تھا جو ہمارے مسجدوں کو سورج کی پوجا کرنے پر مجبور کردیتا، پھر کون تھا جو ہمارے خلاف، ہماری شریعت کے خلاف قانون بنادیتا، میں نے پہلے عمل کو چھوڑا، میں نے پہلے علماء پر سے اعتماد ہٹایا، میں نے پہلے مدرسہ، مسجد کی چوکھٹ کو ٹھکرایا، میں نے پہلے غیروں کی عدالتوں کو پکڑا، پھر اس کے بعد ظالم نے میرے قانون میں ہاتھ ڈالا، قصور اس کا اتنا نہیں ہے جتنا میرا اور آپ کا ہے، جو میری بیٹی کو لیجارہا ہے، ناجائز تعلق قائم کررہا ہے، اس کا اتنا قصور نہیں، میرا قصور زیادہ ہے۔

میں نے اسے شرعی پردہ نہیں سمجھایا، وقت پر نکاح نہیں کیا، حضرت فاطمہ حضرت عائشہ کی زندگی کا سبق نہیں سکھایا، وہ قرآن جو یہ کہتا ہے حضور کی بیویوں سے پردہ معاف نہیں، کعبہ کے سایہ میں معاف نہیں، حج میں معاف نہیں، صحابہ سے معاف نہیں، جنازوں میں پردہ معاف نہیں، نکاحوں میں معاف نہیں، بوڑھوں سے معاف نہیں، جوانوں سے

معاف نہیں، چچازاد، خالہ زاد بھائیوں سے معاف نہیں۔

میں نے نامحرموں کے سامنے بٹھایا، میں نے بے پردگی کے ماحول میں چھوڑا، میں نے نہ جانے کون کون سے فون ان کے حوالہ کردئے، میں نے انہیں شرعی پردہ نہ سمجھایا، میرا قصور زیادہ ہے، الزام اپنی گردنوں پر لو، دوش اپنا سمجھو، اگر میں نے اپنا قصور سمجھ لیا تو میرے عزیز و کوئی حکومت مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتی، اگر میں صرف حکومتوں کو گالیاں دیتا رہا، میں نے اپنی زندگی کو نہ بدلا، تو پھر کوئی حکومت میرا بھلا نہیں کرسکتی۔

حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی اوس بن ثابتؓ اللہ کے راستہ میں شہید ہوگئے، ان کی بیوہ بیوی آئی، یارسول اللہ میرے دیور نے ساری جائداد پر قبضہ کرلیا، میراث کی آیت اتر گئی، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے سنا ایمان والے کی دو یا تین راتیں وصیت کے بغیر نہ گزرے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا آج کے بعد عبداللہ بن عمرؓ کی کوئی دو، کوئی تین رات معاملہ کی صفائی کے بغیر نہیں گزرسکتی ہے، میرا مال، آپ کا مال کس طرف لگ رہا ہے، بدعملی نے، سنتوں سے محرومی نے، دعوت سے دوری نے، دین کی محنتوں کے چھوڑنے نے ہمیں بزدل بنادیا، دشمنوں کا خوف ہمارے دلوں پر ڈال دیا، یہ دعوت کی محنت کو چھوڑنے کا اثر ہوا کرتا ہے، میں ڈرنے لگ گیا چند لوگوں کی گردنوں کے کاٹے جانے کو دیکھ کر، مسلمان جینے کے لئے نہیں جیتا، مکانوں کے بنانے کے لئے نہیں جیتا، جائداد کے جمع کرنے کے لئے نہیں جیتا ایمان پر مرنے کے لئے جیتا ہے، مسلمان گیدڑوں کی سولہ ۱۶ر سال کی زندگی پسند نہیں کرتا، مسلمان شیر کی ایک دن کی زندگی کو پسند کرتا ہے، موت تو طے ہے۔

موت ہر حال میں آکر رہے گی، ایمان کی حالت میں آجائے، اپنے بچوں کے دلوں

میں وہ بیج لگاؤ ایمان کا اگر اسے توپ کے منہ پر باندھ دیا جائے، اگر اسے تلواروں کے سایہ میں چھوڑ دیا جائے، اگر اسے سولیوں پر چڑھا دیا جائے، اگر اس کے سامنے سارے خاندان کو ذبح کر دیا جائے، حضرت خبیبؓ کی طرح، حضرت سمیہؓ کی طرح، اپنی بیٹیوں کا مزاج بناؤ، درمیان سے چیر دیا گیا کفریہ کلمہ بکنا گوارا نہیں، ابوجہل کا پیٹنا گوارا ہے، یہ دنیا کے صدمہ موت پر ختم ہوجائیں گے۔

ربیع الاول کا مہینہ گانے بجانے کا نہیں ہے:

آخرت کا عذاب میں اور آپ برداشت نہیں کر سکتے ہیں، یہاں کے صدمے ہم سے جھیلے نہ گئے، میرے عزیزو، ربیع الاول کا مہینہ یہ گانے بجانے اور سجانے کا نہیں ہے، استاذ نے کہا بیٹا یہ ہوم ورک کر کے لانا، بچوں نے دوسرے دن پورے راستہ پر پھولوں کی پنکھڑیاں بچھا دیں، قمقمے سجادئے گئے، ماسٹر صاحب آئے، چمکتا ہوا گھر، بچھی ہوئی پنکھڑیاں، بولے بیٹا ہوم ورک بھی کیا، بچوں نے کہا ہوم ورک نہیں کیا، کوئی سمجھدار استاذ خوش نہیں ہوگا ان پنکھڑیوں کے سجانے سے، استاذ تو جب خوش ہوگا جبکہ وہاں پر ہوم ورک دیا جائے، وہ ہوم ورک کر کے بتلاؤ جو عبداللہ بن مسعود نے کیا ممبر سے سنا بیٹھ جاؤ، مدینہ پاک کے راستہ میں بیٹھ گئے، وہ ہوم ورک کر کے بتاؤ قریش کے بال بڑے نہ ہوتے، کپڑا ٹخنہ کے نیچے نہ ہوتا، قینچی لیا، زائد بالوں کو کاٹا، زائد کپڑے کو کاٹا، وہ ہوم ورک کر کے بتاؤ۔

حضرت طلب بن جسامہؓ سونے کی کرسی پر بیٹھنے کے لئے تیار نہیں، میرے نبی نے منع کر دیا، حضور نے چہرہ پھیرا ان کسریٰ کے وزیروں سے جو ڈاڑھی مونڈے ہوئے، مونچھے بڑی بڑی، یہاں مسلمان ڈاڑھی رکھتے ہوئے ڈرتا ہے کہیں نوکری نہ چھن جائے، کہیں مار ڈالا نہ جاؤں، سنت پر مرنا بڑی دولت ہے، اتنی آسانی سے نہیں ملا کرتی، وہ عشق لاؤ، بڑے

والانہیں، مدرڈ رے والانہیں، فادرڈے والانہیں، چلڈرنس ڈے والانہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پیر سُن ہو گئے، سُند پن کو ختم کرنے کے لئے ایک آدمی کے پاس گئے، اس نے کہا اپنے محبوب کا نام لو، تمہارے پیروں کا سند پن ختم ہو جائے گا، چونٹیاں ختم ہو جائیں گی، حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی زبان سے نکلا، وا محمدا، میرے محبوب تو وہ ہیں۔

انتقال کے وقت صحابہ کی کیفیت:

حضرت بلالؓ کے انتقال کا وقت قریب آ گیا، حضرت بلال کی بیوی رونے لگی، ہائے میرے شوہر کی تکلیف، تو حضرت بلال نے فرمایا کیا خوشی کا موقع ہے، ابھی جاؤں گا اللہ کے نبی سے ملاقات کرلوں گا، حضرت ابوبکرؓ کے انتقال کا وقت قریب آیا، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا میرے جنازہ کو حضور کے کمرے کے سامنے رکھنا، یہ کہنا ابوبکر آپ کے پڑوس میں دفن ہونا چاہتا ہے، دروازہ کھلا اندر سے آواز آئی، أوصل الحبيب إلى الحبيب، ایک دوست کو دوسرے دوست سے ملا دیا جائے، میرے عزیز و عشق چاہتا ہے ان کے شہر میں جانا۔

حضرت عائشہؓ ان کے پاس ایک عورت آئی، امی جان حضور کی قبر کو دکھاؤ، حضرت عائشہ نے چادر ہٹائی، اس عورت نے آقا ﷺ کی قبر کو دیکھا، ایک ہائے نکلی اور انتقال ہو گیا، یہ کیسے اجڑے دن ہیں، یہ کیس سوکھی ہوئی زبانیں ہیں، جنہیں درود شریف پڑھنا نصیب نہیں، جنہیں ساری دنیا کی تصویریں دیکھنا نصیب ہے آقا ﷺ کی زندگی پڑھانا نصیب نہیں۔

علامہ عصبی حج فرض ہو گیا، حج کو جانے کا شوق نہیں ہے، حج کر کے آیا، ڈاڑھی بھی مونڈ لیا، سر بھی مونڈ دیا، کتنے مردہ دل ہیں، کتنے بے حس ضمیر ہیں، کتنے یہ بے نور چہرے ہیں جو

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو اپنانا نہیں چاہتے۔

علامہ عصبی کہتے ہیں، حضور کی قبر پر میں بیٹھا ہوا، ایک دیہاتی آ کر سلام پڑھنے لگا، وہ یہ کہہ رہا تھا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾(۱)

''اور ہم نے کوئی رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہیں بھیجا مگر اسی واسطے کہ اس کا حکم مانیں اللہ کے فرمانے سے اور اگر وہ لوگ جس وقت انہوں نے اپنا برا کیا تھا آتے تیرے پاس پھر اللہ سے معافی چاہتے اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی ان کو بخشواتا تو البتہ اللہ کو پاتے معاف کرنے والا مہربان۔''

اے اللہ کے نبی صحابہ سے گناہ ہو جاتا وہ آپ سے استغفار کراتے، آپ ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے، ان کی مغفرت ہو جاتی، میں بھی گناہ کی پونجی لیکر آیا ہوں، علامہ عصبی فرماتے ہیں، میری آنکھ لگی، میں نے حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں اے عصبی اس دیہاتی سے کہہ دو اللہ نے اس کی مغفرت کر دی ہے۔

موسیقی سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نفرت:

یہ کیا سڑک پر گزرنے والوں کو زبردستی کھانا کھلایا گیا، یہ کیا کہ DJ لگا دئے گئے، موسیقی کے مٹانے کے لئے، میرے آقا دنیا میں آئے، ان کی پیدائش کے دن قوالیاں بجائی جا رہی ہیں، اماں جان میوزک کی آواز پر کانوں میں انگلیاں رکھ لیتی ہیں، حضرت

(۱) النساء:۶۴

عبداللہ بن عمرؓ موسیقی کی آواز پر اپنے شاگرد سے کہتے ہیں آواز بند ہوجائے تب کہنا، تب میں اپنے کانوں سے انگلی نکالوں گا، ہم یہ عشق رنگ کو اپنے اوپر اپنائے، پڑھوانور اللہ فاروقیؒ کی کتاب، انہوں نے میلاد پر لکھا، لیکن انہوں نے یہ میلاد کو نہیں لکھا، ابن جوزی نے اس میلاد کو نہیں لکھا، احمد رضاء خان بریلوی نے اس میلاد کو نہیں لکھا، سائل القادری نے اس میلاد کو نہیں لکھا کہ جس میلادمی نفرت کی آگ لگائی جائے، نفرت کے بول بولے جائیں۔

دعائیں لو بددعا نہیں:

جلوس جارہا ہے، فرض نمازوں کا غم نہیں، بیماروں کی سسکیاں نکل رہی ہیں، بوڑھو کی بددعائیں نکل رہی ہیں، میرے نبی آج پیدا ہوئے، میں کسی کو سونے نہیں دوں گا، میرے نبی آج پیدا ہوئے میں کسی کو آج چین سے رہنے نہیں دوں گا، یہ کون سے رحمۃ اللعالمین کا امتی ہے، یہ کون سی مصیبت کا پیغام لیکر آیا ہے، وہ سیرت جو جوڑنے کے لئے ہے آئی، توڑنے کے لئے نہیں، وہ لوگ جو منبروں پر آگ لگا رہے ہیں، وہ لوگ جو سیرت کے جلسوں کو اپنی سیاسی روٹیاں سیکنے کے لئے استعمال کررہے ہیں، وہ لوگ کہ جو سیرت کے جلسوں پر اپنی اپنی تنظیم، اپنی اپنی جماعت، اپنے اپنے گروپ، اپنے اپنے سیاسی جلسوں کو مضبوط کررہے ہیں، وہ سیرت پر ظلم کررہے ہیں، وہ اپنے نبی کی سیرت کو مسخ کررہے ہیں، اللہ کے نبی کی سیرت وہ ہے مسلمان سے تین دن تک بات بند کردینا حرام، مسلمان سے ایک سال تک بات بند کردینا قتل کے گناہ کے برابر، کون سے سیرت ہے۔

آپ نے طائف کے پتھر مارنے والوں کو اپنی مسجد میں قیام کروایا، تاکہ وہ اسلام سمجھ کر مسلمان ہوجائے، دیوبندی نہیں، بریلوی نہیں، جماعت اسلامی نہیں، اہل حدیث نہیں، طائف کے پتھر مارنے والے، آپ نے ان کو مسجد میں قیام کروایا۔

نجران کے عیسائی اس طرف نماز پڑھتے ہیں، حضور اس طرف نماز پڑھتے ہیں، نجران کے عیسائیوں کو آپ نے اپنی مسجد میں قیام کروایا، تاکہ انہیں اسلام سمجھائیں، میرے عزیزوں سیرت کا پیغام ہے امت پنے کو زندہ کرنا، کوئی فرقہ نہیں، کوئی تنظیم نہیں، کوئی جمعیت اور جماعت نہیں، اپنے انفرادی مفادات، اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں کی مصلحتوں کو ذبح کرو، امت کو جوڑنے کے لئے۔

حضرت علی میاں ندویؒ کا قول:

حضرت علی میاں ندویؒ فرماتے تھے، امریکہ کے ایٹم بم اسرائیل کی شازشوں نے وہ نقصان نہیں پہنچایا جو مسلمانوں کی خانہ جنگی نے نقصان پہنچایا، تمہیں بڑا غم ہے برما کے مسلمانوں کا، تمہیں بڑا غم ہے فلانی جگہوں پر حادثوں کے آنے کا، تمہیں بڑی خوشی ہے فلانے ملک کے طیب اردغان کے کارناموں کا، اپنے بس کا بھی تو کچھ کرکے بتاؤ، برما نہیں جاسکتے، اپنے محلہ کی بیوہ کی خبر لے لو، روم کے مسلمان کی مدد نہیں کرسکتے، اپنے محلہ کی یتیم کی کفالت کرلو، اتنا تم سے نہیں ہوسکتا، کیا تم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر چلو گے، جو اپنی زندگی سے ایک ناجائز رسم کو نہیں نکال سکتے، بہت شوق ہے ساری دنیا میں روشنی کرنے کا ساری دنیا میں اندھیروں کی شکایت کا، مولانا حالات بڑے خراب ہیں، چائے کے ایک کپ پر چکن شروع ہوئی، چائے بھی پوری چکن بھی پوری، کیا فکرمندی ہے، چھوڑو ساری دنیا کے اندھیروں کی شکایت، اپنے بس کے چراغ جلاؤ، ایک مکتب کا چراغ جلاؤ، ایک گھر میں دین کا چراغ جلاؤ، ایک بیٹی کی پاک دامنی بچاؤ، ایک جوان کو دعوت سے لگاؤ، ایک عالم دینی کی جوتیاں سیدھی کرو، ایک گھر میں، ایک محلہ میں، ایک گاؤں میں دین کو زندہ کرو، ایک کالج میں، ایک اسکول میں دینیات کا سبجیکٹ بڑھاؤ، ایک غیر مسلم کے اسلام کا ذریعہ

بنو،اپنے حصہ کے چراغ جلاؤ،صرف اندھیروں کی شکایتیں اندھیرے ختم نہیں کیا کرتی،ساری دنیا میں قالین بچھانا مشکل ہے، میں اپنے چپل پہن سکتا ہوں،گندگی سے بچنے کے لئے،ایمان پر خاتمہ،فتنوں کا زمانہ،اللہ والوں سے جڑ کرر ہنا،اللہ والوں کے بارے میں زبان نہ کھولنا،اپنی زندگی کو مثالی بنانا،قرض لےتو پھر سود نہ لے،قرض لےتو پھر وہ ادا کرنے میں تاخیر نہ کرے،ذمہ داری کا احساس،بدزبانی نہ کرے، بیچنے کے لئے جائے دھوکہ نہ دے،ناجائز پنگا نہیں،کمزور کی جائداد پر قبضہ نہیں،یتیم اور بیوہ کی ہائے نہیں،ہاں ساری دنیا ظالم کے ساتھ ہوجائےتو فکر نہ کر مظلوم کے ساتھ صرف اللہ کافی ہے۔

اللہ ظالم کا بدلہ کیسے چکاتے ہیں؟

حضرت موسیٰؑ نے اللہ سے پوچھا اے اللہ آپ ظالم کا بدلہ کیسے چکاتے ہیں،اللہ نے فرمایا موسیٰ دیکھو سامنے کیا ہوتا ہے،تالاب پر نہانے کے لئے ایک شخص آیا،نہا کر اس نے وہاں بٹوا چھوڑ دیا، چلا گیا، پھر اس کے بعد دوسرا نوجوان آیا،غسل کرنے کے لئے،وہ غسل کر کے جانے لگا، دیکھا کہ وہاں پیسے رکھے ہیں،اس نے اٹھالیا، مالک کو تلاش کیا،کوئی مالک نہیں ملتا تو اس نے وہ پیسے لے لئے،اس غریب کے لئے وہ استعمال بھی جائز ہے،اس نے اعلان تو کر ہی دیا،اس پہلے غسل کرنے والے کو میں نے پیسے چھوڑ دئے، دوڑا ہوا آیا تو دیکھا کہ بڑے میاں غسل کرر ہے ہیں، بولا آپ میرے پیسے دیدو میں نے یہاں چھوڑ دیا تھا،ان بڑے میاں نے کہا یہاں کوئی پیسے نہیں ملے، واقعی پیسے تھے بھی نہیں،حضرت موسیٰ دیکھ رہے ہیں،حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ اس بوڑھے کو جوان نے قتل کر دیا،اس بوڑھے کا پہلے غسل کرنے والے جوان نے قتل کر دیا،اے موسیٰ جانتے ہو کیا قصہ ہے،قصہ یہ ہے پیسے چھوڑنے والے پہلے نوجوان نے دوسرے کی مزدوری نہیں دی تھی،ہم نے بھلایا اس کی جیب سے

چھڑوائے، مزدور تک اس کی مزدوری پہنچائی، یہ جو تیسرا غسل کرنے والا بوڑھا ہے اس نے پہلے کے والد کا قتل کیا تھا، ہم نے پہلے والے کے ہاتھوں تیسرے بوڑھے کا قتل کروادیا، اس کے والد کے خون کا بدلہ دلوادیا۔

آخرت کی فکر کرو:

میرا وہ نوجوان جو گیموں میں ہے، جو شوشل میڈیا پر ہے، جو یہودیوں کو گالی دیدیتا ہے اور یہودیوں کا آلہ کار بھی ہے، جو رات سڑکوں پر گزارنے کے لئے تیار، بوڑھی ہونے والی بہن کے نکاح کے انتظام کی فکر نہیں کرتا، بیمار ماں کی دوائی کا انتظام نہیں کرسکتا، بوڑھے باپ کے لئے دردسر، بڑے بھائی کے لئے سر پر بوجھ، یہ نوجوان سنیں، تجارت لون سے نہیں، فائنانس سے نہیں، یہ لکڑی کا برتن دو درہم میں بیچا، یہ کلہاڑی ایک وقت کا کھانا، دس دن کے بعد آیا پندرہ درہم لیکر یہ بہتر ہے اس سے کہ قیامت کے دن بےنور چہر لیکر آؤں، میرے عزیزو سیرت کے نہ جانے کون کون سے پہلو ہیں، بعد از خدا بزرگ توہی قصہ مختصر، اتنی تو عشق کی آگ ہو کہ درود شریف پڑھنے میں مزہ آرہا ہو، حضرت خالدؓ بستر پر لیٹے تو کہتے آقا نہ جانے کب آپ سے ملاقات ہوگی۔

بزرگوں کے آخری ایام:

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحبؒ زندگی کے آخری دنوں میں اللہ کے نبی کا نام آتا، آنکھوں سے آنسوں بہنے لگتے یہاں تک کہ آنسوؤں کا راستہ بن چکا تھا ان کے رخسار پر۔

حضرت معین الدین چشتیؒ کا انتقال ہوا، ان کی پیشانی پر نور کے قلم سے لکھا ہوا آیا: یہ خواجہ اجمیری میرا چہیتا بندہ اللہ کی محبت میں مرگیا۔

شرف الدین یحییٰ مریریؒ انتقال کا وقت قریب آیا، کہنے لگے مجھے وضو کراؤ، وضو کرایا گیا، ڈاڑھی میں خلال نہیں، انہوں نے انگلیاں لی اور اپنی ڈاڑھی کے اندر رکھی، ان کی روح پرواز کرگئی، دنیا سے جاتے ہوئے سنتوں کو نہیں چھوڑا، دنیا سے جاتے ہوئے دین کی محنت کو نہیں چھوڑا۔

یہ فجر کا بے نمازی کیسی برکت چاہتا ہے روزی میں، یہ کبھی چاشت نہ پڑھنے والی مائیں، برکت کیسے چاہتی ہیں روزی میں، یہ صدقہ نافلہ نہ دینے والے گھرانے کیسے برکت چاہتے ہیں اپنے گھرانوں میں، ہاں جس نے فجر کو چھوڑا شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا، حدیث کہہ رہی ہے فجر کے سلسلہ میں ہلکا پن نہ آنے پائے، اس کے ساتھ کی ملاقاتیں، اشراق کا وقت آدمی کے وقت میں برکت پیدا کر دیتا ہے، سویرے نہ سونا آدمی کے وقت میں برکت ڈال دیتا ہے، نہ جانے کتنے لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بن جائیں۔

عالمی امت ہے، عالمی کام ہیں، عالم میں جانا ہے، ان کے کام اور نام پر مرنا ہے، اس کے حوصلے، یہ سیرت کے جلسے بڑے مبارک، دعا کی قبولیت کا وقت، اللہ کے نبی کون سا سامان، کون سی خوبی، کون سی قربانی، کون سے مصنف، کون سی کتاب کا نام نہ جانے اللہ کے یہاں قبول ہوجائیں، ہماری دعائیں قبول ہوجائیں، میرے عزیزوں نیتیں کرو انشااللہ اسلام پر، دین پر، دین کی محنتوں پر جئیں گے، دین اور دین کی محنتوں پر مریں گے، اللہ تعالی ہمارے مردوں کو بھی اس کے لئے قبول کرے، ہماری عورتوں کو بھی اس کے لئے قبول کرے، ہمارے بچوں کو بھی اس کے لئے قبول کرے، ہمارے بوڑھوں کو بھی اس کے لئے قبول کرے، اس پر جینا اور اس پر مرنا ہر حال میں اللہ تعالی ہمارے لئے آسان فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین